مخزن نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہے قیمت اسکی پیشگی ہر خاص و عام سے بلا محصول عہ اور مع محصول عہ ۱۲ سالانہ مقرر ہے۔ کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت دیا جاتا ہے بشرطیکہ مضمون ہفتہ وار بھیجیں

بلا درخواست کسی صاحب کی خدمت میں یہہ اخبار روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں کو اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ فرماویں مضامین مفید عام مفت شایع ہوتے ہیں اشتہارات فی سطر ۲ ر

جلد ۱۵ — مطبوعہ ۸ ستمبر بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء — نمبر ۳۶

نور افشاں

مطبوعہ ۸ ستمبر ۱۸۸۷ء

پادری ٹھاکر داس صاحب (مقیم جھنگ) اپنے دوستوں اور مہربانوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ ۵ تاریخ ستمبر اور اسکے بعد سے جو صاحب اُنسے خط و کتابت کرتے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں وہ بقیہ ذیل کریں گوجرانوالہ۔ یو۔ پی مشن۔ پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس ❊

حضور قیصر ہند نے اُن لوگوں کو جو گاؤکشی پر نالاں ہیں یہہ صلاح دی ہے کہ آپ لوگوں کو گھر کی گائوں پر یعنے اپنی مظلوم مستورات کی اذیت کی طرف زیادہ توجہہ چاہئیے۔

یہہ کیا ہی عمدہ صلاح ہے۔ اگر اہل ہنود اسپر غور کریں کہ انکی عورتیں کسقدر دکھ اور مصیبت میں ہیں تو ضرور اُنکے حال پر رحم فرماویں کاشکہ وے حضور ممدوحہ کی صلاح کو بہی مانیں ❊

ایک صاحب کا بیان ہے جو پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن کے بھی ممبر ہیں کہ نور افشاں میں جو کچھہ ایسوسی ایشن کے متعلق لباس کی بابت لکھا گیا۔ ایک نظر سے بہت اچھا ہوا کیونکہ اگر لباس کے بارہ میں بعضوں کے خیالات ویسے ہوں۔ مگر اب کوئی اُنکے ظاہر کرنے کی جرأت نکریگا۔" ایں ہم غنیمت است ❊

ڈاکٹر سوچیت سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ درالمکوٹ ضلع لودیانہ ابھی نئے الہامی پیدا ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے الہام کا ایک لمبا چوڑا مضمون ہمارے پاس ارسال فرمایا ہے۔ مگر چونکہ ہمارے پاس الہامی کتاب جو کل دنیا کے لئے کافی ہے موجود ہے یعنے **بائبل**۔ سو اس فضول الہام کو ہم شائع کرنا ضروری نہیں سمجھتے ❊

لنڈن ۲۵ اگست کی تار برقی سے معلوم ہوا کہ ایوب خاں ۱۴ اگست کو طہران سے بھاگ گیا۔ اب اُسکی گرفتاری کی فکر ہو رہی ہے۔ صاحب کوہ نور بحوالہ انگریزی اخبار لکھتے ہیں کہ شاہ ایران اپنے اعلے عہدہ داروں کے ساتھہ مقام پایہ تخت میں موجود نہ تھے۔ اور ایوب خاں نے اس سے چپ چاپ نکل جانے کا موقع حاصل کیا۔ تاج محمد و میر تجہ مشہور کوہستانی سردار جنہے جنرل رابرٹ کے قبضہ تمیر لیوکے زمانہ میں استقدر تکلیف دی تھی۔ اُن لوگوں میں سے ہیں جو ایوب کے ہمراہ گئے ہیں۔ شمال مشرقی ایران میں ایک بڑی تعداد افغان پناہ گزینوں کی موجود ہے۔ لیکن یہہ سب بے ذریعہ ہیں۔ اور تاوقتیکہ خود ایوب کو روپیہ نہ ملے۔ اُسکو ہرات کی سمت بغاوت پیدا کرنی سخت مشکل پیش آئیگی بہت کچھہ اُس تعینہ فوج کی خیرخواہی پر منحصر ہے۔ ممکن ہے کہ یہہ خبر غلط ہی بغاوت کو پھر زندہ کر دینیکا کام دے لیکن امیر کی حال کی کامیابیوں نے باغیوں کو بیدل کر دیا ہے۔ ہمارے ایجنٹ متعینہ مشہد کرنیل سکلین پر اعتماد کیا جاسکتا ہے کہ وہ حکام ایران کو سرحد پار ہونے سے روکنے میں جہانتک ممکن ہوگا مدد دینگے ❊

اخبار آریہ پترکا لاہور مطبوعہ ۲۳ اگست ۱۸۸۷ء لکہتا ہے کہ دعا جنوان آمہین لٹنی جو کہ ویدمنتر ہے منابیح ہے۔ اسمیں اکثر باتیں قابل پذیرا اور بعض غور طلب ہیں۔ اسلئے چند فقرات معہ اپنی رائے کے بذیل درج کرتے ہیں **آرین لٹنی** کا پہلا فقرہ یہہ ہے "اے خدا بزرگ اور حاکم تو سب سے بزرگ اور نیک ہے۔ ہم عاجزی و فروتنی سے منت کرتے ہیں کہ تو فضل و مہربانی سے ہمکو اچھی صفتیں بخش اور ہر جگہ محفوظ رکھہ۔"

یہہ بات نہایت ہی درست اور عمدہ ہے۔ کیونکہ جب سب لوگ جانینگے کہ ہم فضل خدا کے محتاج ہیں۔ تو ہرگز کسیطرح کا گھمنڈ اور شیخی نہ کرینگے جس حال محتاج ہوئے۔ تو حاجتمند کس بات کا فخر کر سکتا ہے اور جب ہی ظاہر ہے کہ "خدا ہمکو اچھی صفتیں بخشے" پولوس کا نامہ اول بنام قرنتیان ۴ باب ۷ میں مرقوم ہے "کون تجھمیں اور دوسرے میں فرق کرتا ہے اور تیرے پاس کیا ہے جو تونے دوسرے سے نہیں پایا۔ اور جب تونے دوسری سے پایا تو کیوں گھمنڈ کرتا ہے؟"

آرین لٹنی کا دوسرا فقرہ "اے قادر مطلق تمام گناہوں کے دور کرنے اور علاج کرنے والے ہمیں برکتیں دے۔ اور جہالت کے گناہوں سے بچا

اوہیں دنیا کے اٹل اور بے بدل اصولوں سے پناہ دے" اس فقرہ سے صاف آشکارا ہے کہ اس دعا کا مانگنے والا نجات کیلئے اپنی نیکی پر بھروسہ نہیں رکھتا تھا۔ اسکو یقین تھا کہ میں الٰہی گنہگار ہوں اور گناہوں کا دور کرنیوالا الٰہی ہے پس وہ کہ ہمی پنا ہی اعتقاد اور بھروسہ ہونا انسان نتوین دراصل ہے۔ نیکی دنیا نہ سے زکات و روزہ سے نہیں بچ جاتا اسے پاک ہو سکتے ہیں۔ پاک ہونیکا ذریعہ صرف خدا کا فضل ہے اور فضل مسیح سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اب ہندو مسلمان اور دیگر مذہب والے جو اپنی نیکی اور دینی رسومات پیش کر کے خدا کا فضل حاصل کرنیکے مدعی ہوتے ہیں۔ وہ بڑی بھاری غلطی میں پھنسے ہوئے ہیں اب اس دعا کی دعا و انجیل سے صاف آشکارا ہے کہ گناہوں کا دور ہونا اور صفات حسنہ کا حاصل ہونا محض خدا کے فضل پر موقوف ہے کیونکر ممکن ہے کہ یہ فضل ہماری نیکی پر منحصر ہو۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم نیکی کرینگے تو فضل ملیگا یہ خیال بالکل الٹا ہے اصل میں سیدھی اور سچی بات یہ ہے کہ اول فضل ہے پھر نیکی ہو سکتی ہے کیونکہ فضل کا پھل نیکی ہے۔ نہ کہ نیکی کا پھل فضل۔ خداوند مسیح کا قول کیا ہی درست ہے جو یوحنا ۳ باب ۳ میں مرقوم ہے میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں۔ اگر کوئی سر نو پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا" باقی آئندہ

پادری ای۔ پی۔ سوفٹ صاحب مرحوم

گذشتہ پرچہ نورافشاں میں ہم نے خبر واقعہ کے سلسلہ میں پادری صاحب مرحوم کی وفات کی خبر لکھی تھی۔ انکی مختصر زندگی کے حالات اسطرح پر ہیں کہ ۱۸۳۴ء میں یہ ایک شریف النسل ہندو گھر جو کہ علاقہ گوالیار کے موضع اتیج میں سکونت رکھتا تھا پیدا ہوئے۔ اور نام رامچندر رکھا گیا شامت اعمال سے انکے خاندان کے رام بخش نامی کسی شخص نے سرکار گوالیار کا قصور کیا جسپر ان سب کو ریاست سے نکلنا پڑا۔ تھوڑے عرصہ میں والدین بھی جہاں سے گذر گئے۔ اب ان کی ایک یتیم بچوں کو ماسٹ بلی قسمت لودیانہ میں لے آئی۔ اسوقت رامچندر کی عمر ۱۰ برس کی تھی یہاں ایک فوجی افسر مسٹر بیڈلی نے انکی پرورش کی اور چھاونی کے مدرسہ میں داخل کر دیا۔ لیاقت خداداد سے انہوں نے تھوڑے عرصہ میں اچھی استعداد حاصل کر لی ان ایام میں جبکہ دولت محمد سے سرکار انگلشیہ کی چھیڑ چھاڑ ہو گئی۔ تو لودیانہ کی چھاونی کو سرحد پر جانا پڑا۔ اسوقت یہ پیچھے لودیانہ مشن کے یتیم خانہ

آریہ گزٹ فیروزپور اور نورافشاں

آریہ گزٹ فیروزپور مطبوعہ ۱۵۔ اگست سنہ حال میں کسی نئے نامدی اور ایڈیٹر گزٹ مذکور نے ہماری اس تحریر پر جو آریہ سماج لندن پر تھی کچھ درافشانی کی ہے اور ایڈیٹر نورافشاں کو غلطی متعصب جھوٹا۔ فریبی بے انصاف لکھتا ہے قصور ہمارا کیا ہے یہی کہ ہم راستی اور سچائی سے دیانندیوں کو کامل نیچری اور انکی ہر ایک ناراستی اور شاہیات کی سچائی سے تردید کرتے ہیں جسکے عوض گالیوں کی بوچھاڑ ہمیں نصیب ہوتی ہے خیر تم گالیاں دیئے جاو۔ مگر ہم دعا کئے جاوینگے۔ اب ہم گزٹ مذکور کی تحریر کے چند فقرات معہ جوابات کے ذیل میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں بہت کچھ فضول اور لچر اور گالی گلوچ لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں +

قولہ جناب من جب اس اخبار کی ایڈیٹری نے نیا چولا بدلا اور منشی رحمت مسیح صاحب اسکے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ تب سے اس اخبار کو آریہ سماجیوں سے ایسی فرانی عداوت ہو گئی ہے۔ کہ پناہ بخدا +

اقولہ ہرگز ہرگز نہیں ہمارے منجی کا قول ہے کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ اور آپ تو ہمارے ملکی بھائی ہیں ہمکو آپ سے کسی قسم کی عداوت نہیں مگر جب ہم آپکو ہلاکت کی راہ پر جاتے دیکھتے ہیں تو انسانی ہمدردی تقاضا نہیں کرتی کہ خاموش رہیں۔ بقول شخصے +

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینم گناہ است

ہماری بلی منشا ہے کہ آپ راہ راست پر آویں اور ان بیہودہ اور فضول کارروائیوں سے باز آویں۔ رحمت مسیح پیشتر اخبار نورافشاں ایک محمدی کے ہاتھ میں تھی۔ وہ خود راستی سے دور تھا آپکی کیا ہدایت کرتا۔ رحمت مسیح عیسائی ہے اسلئے وہ ہمیشہ جھوٹ اور بطالت کی مخالفت کرتا ہے +

قولہ خدا جانے کہ آریوں نے انسے کونسی بدسلوکی کی ہے جو انکے اسقدر خفا ہوئے ہیں مگر مجھکو خیال آیا کہ اس سے زیادہ اور کونسی بدسلوکی ہوگی کہ انکے بائبلی خدا کی قلعی اُکھاڑ ڈالی +

اقولہ جناب آج جسکی بدولت آپکو اور آپکے دیانند کو آریہ ورت کی سوجھی اسکو برے کہنے لگے یہ کونسا انصاف ہے۔ اور کونسی انسانیت ہے لیکن آپ تو اُنہی چیلی عادتوں سے مجبور ہیں چاند پر تھو کا حضرت منہ پر آیا کرتا ہے آپکی کیا حیثیت اور کیا طاقت ہے کہ **آفتاب صداقت** کا مقابلہ کر سکیں۔ آپکی اور دیانند صاحب کی قلعی خود بخود کھلتی جاتی ہے۔ بائبل کا خدا وہی خدا ہے جو تمام مخلوقات کا خالق ہے اور تمام ہستیوں کا مکتی دا تا ہے سیوم آپکو اسطرف بلاتے ہیں کہ اے گنہگارو آؤ آفتاب صداقت کی روشنی میں چلو۔ اے دیانندیو بطالت کو چھوڑ کر صداقت کی پیروی کرو آپ جو ناحق ناراض ہوتے ہیں اسکی وجہ ہم بغیر اظہار حق کے نہیں سکتے اور حق یہ ہے کہ خدا کو اپنا مالک سمجھکر یسوع مسیح کو اپنا مکتی دا تا جانو

قولہ اگر اخبار نورافشاں کو نارافشاں کہا جاوے تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔

اقولہ ہم بھی خیال کرتے ہیں کہ بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ نار (آتش) سے کھرا کھوٹا پرکھا جاتا ہے۔ یہی کی آتش فشانی سے آپکے گماس پھوس کے خیالات بھسم ہوتے ہیں اور آپ اس نقصان کی تاب نہ لا کر گالیوں پر آ جاتے ہیں۔ مسیحی تعلیم حقیقت میں آگ ہے جو تمام بیہودگی کو جلا جاتی ہے سوائے صداقت کے بطالت کی مجال نہیں کہ ٹھہر سکے۔ اے دیانندیو آپ کب تک بطالت کی پیروی کروگے تم کب تک دو فکروں میں لٹکے رہوگے۔ اگر خداوند خدا ہے تو اسکے پیرو ہو۔ پر اگر بعل ہے تو اسکے پیرو ہو۔ ۱ سلاطین ۱۸: ۲۱

قولہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے۔

اقولہ کیوں جناب یہ بھی کچھ جواب ہے آپ اپنے ہی جیسا سبکو سمجھتے ہیں۔ پھر ہم صاف کہتے ہیں کہ سوائے دھوکے کے اسمیں ہے ہی کیا۔ آپکی سب کارروائی دھوکے کی ٹٹی ہے۔

قولہ واہ رے تیری چالاکی۔ ہندوؤں کو آریوں سے بدظن کرنیکی خوب تدبیر نکالی۔ رفیق ہندو آپکا تعصب ہندوؤں اور آریوں پر روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔

اقولہ ہماری تدبیر جو ہے سو ہے مگر افسوس کہ آپ ابھی تک راستی سے کوسوں دور ہیں۔

اے دیانندیو تم پر افسوس کہ مچھر چھانتے اور اونٹ نگل جاتے ہو۔ اے دیانندیو تم پر افسوس۔ نہ تو خدا کی بادشاہت میں آپ داخل ہوتے ہو۔ اور نہ ہونیوالوں کو ہونے دیتے ہو۔

...کے مخالف دم بخود ہوتے تھے۔ آپکی تقریر مدلل ہوتی تھی فصیح اور پُر مضمون غیر اقوام کے درمیان بھی بہت معزز تھے گوجرانوالہ کی میونسپل کمیٹی کے ممبر بھی تھے بڑے درجہ کفایت شعار اور دوراندیش تھے ایک معقول جائداد منقولہ...

اے دیانندیو تمپر افسوس ہے کہ سچائی سے پھر کر ناراستی کی طرف جاتے ہو۔ اے دیانندیو خدا کو کیا جواب دوگے۔ توبہ کرو۔ اور مسیح پر ایمان لاؤ۔ کہ سدیپک جیون پاؤ۔

قولہ۔ کوئی ہندو اخبار لکھدے کہ لنڈن میں مسلمان... کھاتے ہیں کیا کوئی ان باتوں کو مانیگا۔

اقولہ۔ آپ نے تو لکھدیا۔ مگر کون مانے یہ سبب اسکا ہے کہ مسلمان سور کو بہت پلید جانور سمجھتے ہیں یہانتک کہ ہندوستان کے مسلمان عیسائی ہو کر بھی سور سے نفرت کرتے ہیں۔ تو کیا مسلمانی حالت میں رہکر اسکو کھاوینگے ہ برعکس اسکے ہندو گاے کو پوتر سمجھتے ہیں۔ اسکو کھالیں تو چنداں حیرت کی بات نہیں ایک دوست کی زبانی جو ولایت سے آئے معلوم ہوا کہ ولائت میں بغیر گاے کا گوشت کھائے انسان کا گذارہ نہیں۔ پھر آپ اکثر جھوٹ بولتے ہیں جب کہتے ہیں کہ ہمنے ولایت میں اپنے ہاتھ سے کھایا پیا یہہ ناممکن ہے۔ ایک شخص ہوا جس اوہر شمرچی امتحان کی تیاری کرتا ہے کیا وہ علیم جلسہ کمیٹی سے ... کسی ... سکتا ہے ... ہوسکتا ہے۔ بہرحال گوشت خوار انگریز ... ہاتھ کا کھا ... انگریز ... درمیان ... معلوم ... کسطرح ہندو رہ سکتے ہیں خیر ہے علاوہ اسکے مسلمان تو انگریزوں سے نفرت نہیں کرتے کیونکہ انکے ہاں اہل کتاب کے کھانا حلال ہے تم کیا اپنی تعریف کرنے اور جھوٹے پر ... ہو۔ اے دیانندیو سوچو کیوں اپنے آپ کو کھوتے ہو +

قولہ۔ بہتر ہے کہ آپ آریہ دہرم کو اختیار کریں اور اس جھوٹ کو چھوڑ دیں

اقولہ۔ آپ شخص ہی آریہ دہرم کی ... کرتے ہیں اگر کچھ سچائی ہے تو بیان کیجئے لیکن آپکیا سچائی بیان کرینگے ویدوں کی حقیقت تو ہم پر ظاہر ہو گئی اسمیں تو انسان کی نجات کیلئے کوئی تسلی بخش کلام نہیں ہے۔ جسکے ہم آپکو مسیح کی نجات کیطرف بلاتے ہیں کیونکہ آسمان کے تلے سوائے مسیح کے کوئی دوسرا نام نہیں دیا گیا جس سے ہم نجات پاسکیں انسان کے اعمال گندی دھجیاں ہیں پس جنہیں آپکا بھروسہ ہے نجات ایمان سے ہے۔ اور وہ ایمان کفارہ ہے اور وہ کفارہ خدا مجسم مسیح ہے۔

یہانتک تو ایک گزشتہ کے کاپی منشی کی تحریر کا جواب ہو گیا اب آگے ایڈیٹر کی رائے پر ہمارے چند نوٹ ہیں ہ

+ مسیح تو تب ہی ہوا گر ہم کہیں کہ آریہ سماج لنڈن میں ہو... دہالیکہ ... ایڈیٹر

قولہ۔ ہمارے ہمعصر کو بدزبانی اور دل آزار نار افشانی سے کسطرح کا پرہیز نہیں... الخ

اقولہ۔ کیا آپ یہہ سچ فرماتے ہیں۔ بدزبانی تو ہماری عادت نہیں یہہ صرف آپکی تعریف ہے اور جس نور افشانی کو آپ نار افشانی کہتے ہیں بیجا ہے کیونکہ جو کوئی برائی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور نور کے پاس نہیں آتا ایسا نہو کہ اسکے کام فاش ہو جائیں لیکن اگر آپ حق کے طالب ہوں اور سچائی کو پیار کریں تو البتہ آپ نور افشاں کی نور افشانی سے فائدہ اوٹھا سکیں پر وہ جو حق پر چلتا ہے نور کے پاس آتا ہے تاکہ اسکے کام ظاہر ہو جاویں کہ خدا کی مرضی سے ہوئے ہیں +

قولہ۔ لنڈن سماج کی کاروائیاں اور آریہ دہرم کی ترقیاں محتاج بیان نہیں

اقولہ۔ لنڈن سماج کا وہی حال ہے جو ہم پیشتر تحریر کر چکے ہیں جسکے سبب سے ہمعصر نا راض ہے اور جنکو آپ آریہ دہرم کی روز افزوں ترقیاں کہتے ہیں سو چار دن کی چاندنی ہے یہہ صرف عارضی چند روزہ ہے جبتک آفتاب صداقت کے پاس نہ آؤگے ہرگز سچائی کو نجانوگے۔ اور یہہ سچائی صرف انجیل سے ملیگی جس سے ایک عالم منور ہو رہا ہے ویدوں میں کیا دھرا ہے ذرا غور سے ہر دو کا مقابلہ کر کے دیکھو تحقیق کی نگاہ سے نہ کہ تعصب کی نظر سے ہ

قولہ۔ ہم انکو رومیوں کے ۱۴ باب ۱۰ آیت سے ۲۳ تک متوجہ کرتے ہیں

اقولہ۔ ان آیتوں سے آپکی یہہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ ہمارا گوشت کھانے سے آپکو ٹھوکر لگتی ہے۔ سو بہتر ہے کہ ہم گوشت کھانا چھوڑ دیں پیارے ہمعصر ہمیں سخت افسوس ہے کہ آپ بات پر بھی قائم نہ رہینگے اگر آپ کو سچائی پر ایمان لانے اور مسیح کے کفارہ پر بھروسہ رکھنے کی طرف یہی ایک روک ہے۔ تو ہم سچائی سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم گوشت کھانا چھوڑ دینگے لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہمارا گوشت کھانا آپکے لئے ٹھوکر کا باعث نہیں بلکہ وہ اور ہی سبب ہے جس سے آپ سچائی سے دور ہیں خدا آپکی آنکھوں کو روشن کرے اور جس مطلب سے آپنے مندرجہ بالا آیات پیش کی ہیں انکی تفسیر نہیں چاہا کرتے ہیں بلکہ اگلا اور پچھلا مطلب آگے پیچھے سے اچھیطرح پڑھکر دیکھئے

قولہ۔ ورنہ اگر کچھ اسکی کلام ہے۔ تو حضور سے کسی مسلم الثبوت مسئلہ پر قلم اوٹھاویں

اقولہ۔ آپ ہی ذرا مہربانی سے کوئی مسلم الثبوت مسئلہ پیش کریں اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے تو۔ اگر ویدوں پر فخر ہے تو صاحب وید کی تو دھجیاں اڑگئیں آپ تو ہٹ اور ضد سے آنکھیں بند کر اپنا ... ہیں دیکھو ڈاکٹر ایچ ایم کلارک صاحب کے لکچر اور پادری ٹامس ہال ...

مراسلات

بقیہ جواب ریویو

منشور محمدی مطبوعہ ۵ رمضان ۱۳۰۰ھ ۲۵ نمبر

یاد رہے کہ جب آپ یہہ اور کیوں ہو کسی خدا یا مسیح یا کسی اور پر بولے جاتے ہیں تو انمیں مالک اور صاحب اختیار کے معنے قائم رہتے ہیں۔ پس انجیل اور تفسیر کی رو سے مسیح کس کا خداوند ہے۔ وہ مُردوں اور زندوں کا خداوند ہے۔ رومیوں ۱۴: ۹ مسیح اسیلئے موا اور اُٹھا اور جیا کہ مُردوں اور زندوں کا خداوند ہو۔ آسمان اور زمین کا خداوند ہے متی ۲۸: ۱۸ مسیح نے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا۔ وہ سبھوں کا خداوند ہے اعمال ۱۰: ۳۶ یسوع کی معرفت جو سبھوں کا خداوند ہے اب قابل غور ہے کہ ایک محض انسان تمام آسمان اور زمین کا اور زندوں اور مُردوں کا خداوند کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہہ اختیار تو صرف خدا تعالیٰ ہی کو ہو سکتا ہے خدا جسنے دنیا اور سب کچھ جو اسمیں ہے پیدا کیا جبحال کہ وہ آسمان اور زمین کا خداوند (مالک) ہے۔ ہاتھ کی بنائی ہوئی ہیکلوں میں نہیں رہتا۔ اعمال ۱۷: ۲۴۔ پس بغیر اسکے کہ مسیح میں خدائی ہو یہہ لقب رکھنا ناممکن ہے۔ یعنے بغیر الوہیت کے مسیح آسمان اور زمین اور سب کا خداوند نہیں ہو سکتا۔ اس بیان سے ظاہر ہے کہ مسیح کو خداوند کہنا یا خدا کہنا باوجہ اور برمعنے ہے۔ وہ خداوندوں کا خداوند ہے۔ اقوم یوہنے صرف بکی ہوئی باتیں کی ہیں امید ہے کہ اب ہوش آجائیگی کیونکہ ہم دونوں کی تحقیق سے معلوم ہو گیا کہ مسیح کو خدا اور خداوند کہنا اور ماننا واجب ہے +

قولہ ایک اور مقام جسکو اعلیٰ و ادنیٰ عیسائی الوہیت مسیح کی حجت جانتے ہیں وہ ہے جو کہ آیت ۱۰ از لوقا کے ساتھ حضرت مسیح نے تیرا سب پر الزام دیا ہے... کہ اسمیں مسیح کی گواہی اپنی الوہیت پر ہو حالانکہ یہہ خیال ہی نصاری کی ایک غلط خیال ہے بلکہ صریح دلیل اسپر ہے کہ حضرت مسیح کو ابن داؤد کہنا ایک خواہ مخواہ اور نسبت نازیبا ہے

کیونکہ صلبی نسل بوجہہ باپ نہ ہونے کسی شخص کی حضرت مسیح کے لئے حضرت داؤد کے ساتھ پائی نہیں جاتی ۔ (مسیح کو خداوند کہنے کے لئے راقم یونو فی داؤد کیطرف سے یہہ جواب لکھی ہو لیتے) حضرت داؤد شریعت موسوی کے پیرو اور تعلیم دینے والے ہیں اور حضرت عیسیٰ نئے عہد کی شریعت لائے اور عجیب و غریب معجزے انکو بخشی گئے۔ پس حیثیت اسطرح کی بزرگیوں کے حضرت داؤد سے حضرت مسیح بالا تر و برتر ہیں چنانچہ اسی لحاظ سے حضرت داؤد انکو اپنا خداوند کہتے ہیں جیسے آقا۔ عام عیسائیوں کو سہارا میں کیا کہا جاوے مولفان انجیل میں سے دیباچہ میں متی نے ۳ باب میں لوقا نے بوسیلہ یوسف نجار کے حضرت مسیح کا حضرت داؤد کے ساتھ بیہودگی سے نسب نامہ درج کر دیا اور اس سرزنش مسیحی کے جو فریسیوں کو کی گئی یاد نہ رکھا۔ اہل فہم جان سکتے ہیں کہ انجیل کے مولفان سے یہہ لغزش نا بلغی ہوئی ہے جسکی اصلاح درکار ہے +

اقول کوئی لغزش اور اصلاح بایہہ جو آپنے لکھی ہے۔ اسکو تو بندہ ابھی درست کئے دیتا ہے اور معلوم ہو جائیگا کہ یہہ آپکی اصلاح ہے بلے طرح بھٹکتا ہے۔ بلکہ تحقیق کی بہی سعت دیگی تو بے جواب قرآن کو مانے جاتے ہو نہ کبھی کے چھوٹ چکے ہوتے۔ الغرض وہ کرنا چاہئے جو کتاب بھی قبول کرتی ہو۔ نہ آپکی طرح کہ کتاب تو کہے اور نتیجہ اپنے کے سنت نکالو + بس

اولاً معلوم ہو کہ فریسیوں کے ساتھ مسیح کی اس گفتگو سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح عیسیٰ نے اپنے تئیں پیش نہیں کیا ہے بلکہ عموماً مسیح موعود کی بنسبت وہ سوال کئے ہیں جسکی آمد کے یہودی منتظر تھے یعنے اس موقعہ پر یہہ جتایا کہ لوگ مجھے داؤد کا بیٹا کہتے ہیں حالانکہ داؤد مسیح کو اپنا خداوند کہتا ہے اسلئے وہ داؤد کا بیٹا نہیں ہو سکتا۔ یہودی ابتک مسیح کی نسبت جانتے اور مانتے تھے کہ وہ داؤد کی نسل سے ہوگا۔ چنانچہ جواب سے ظاہر ہے۔ اور بھی دیکھو یوحنا ۷: ۴۲۔ یہہ جواب انکا درست تھا مگر مسیح کی بنسبت ایک اور بات تھی جسکو وہ نہیں مانتے تھے اور اس سوال سے مسیح کا مطلب صاف یہی ہے کہ انکو اس سے آگاہ کرے اور وہ یہہ تھی کہ مسیح داؤد کا خداوند بھی ہے۔ مگر یہودی جانتے تھے کہ بیٹا اور پھر خداوند بھی کیونکر ہو سکتا ہے۔ اسلئے جواب دے نہ سکے - +

باقی آئندہ

بقیہ عیسائی نومرید

پھر تھوتیرا کے قید خانہ کے داروغہ نے کہا اے صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں انہوں نے کہا کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا ...... وہیں اُسنے اور سب نے جو اُس کے ساتھ تھے اصطباغ پایا۔ مذکورہ نظیروں میں فی البدیع اصطباغ دینے کا ذکر ہے اور اصطباغ پانیوالوں کا علم بہت ہی کم پر اتنا صاف عیاں ہے کہ انکے دلکو روح القدس کی آگ نے چھوا تھا اور انسے سوال اُٹھے ہاں اب ان بیچاروں معتبروں کا علم گو نہایت ہی کم ہے اور انہیں حفظ کرانا از حد دشوار ہے پر انجیل کی باتوں کو خوشی سے قبول کرتے ہیں اور اس امر کی تحقیق نہایت دشوار کہ آیا انکے دل پر تاثیر ہوئی یا نہیں جیسا داروغہ نے دلی تاثیر کا اظہار یوں کیا کہ میں کیا کروں کہ نجات پاؤں ایسا یہہ لوگ بھی (گو ان الفاظ سے نہیں) کرتے ہیں +

کلیسیا کی تواریخ اس امر کی شاہد ہے کہ اسیطرح قومیں مسیحی ہو گئیں چنانچہ گستین معلم نے ہمراہ سیح باپا گریگوری اعظم کی اجازت پاکر زمانہ میں انجیل سنانے گئے تو وہاں کے باشندگان اپنے رئیس کے ساتھ جوق جوق آکر مسیحی ہو گئے۔ ادراج نوح وہاں کے باشندے مسیحی بن میں آفتاب نیمروز کیطرح چمکتی ہیں یہہ اسیطرح مسیحی ہوئے ہوئے ہیں۔ البتہ یہہ اصول ایسی حالت میں مفید ہو سکتا ہے جبکہ خداوند کا یہہ حکم اچھی طرح سے مانا جاتا ہے انہیں سکھاؤ۔ اگر ہم جانتے ہیں کہ انکی تعلیم و تربیت کا انتظام نہیں کر سکتے (خاطرخواہ) تو اس طور پر اصطباغ دینے سے مطلق دست بردار ہونا چاہئے۔ یہہ لوگ سیکھنے کو تیار او آرزومند ہیں ان لوگوں میں بہت سے فقیر اور گرو ہیں کیا مناسب نہیں کہ انہیں گروں کو مسیح کے شاگرد بنا کر انکے استاد بنایا جائے یہہ تو ہم کھلم کھلا کہتے ہیں کہ ہندو مسلمان عیسائیوں کا (عموماً) انکی تعلیم پر مامور کرنا بہت مفید نہیں ہے جہاں کہیں مذکور بالا اصول ناکام نظر آتا ہے۔ وہاں اصول میں تو غلطی نظر نہیں آتی برعکس پر یہ اصول برتا گیا وہاں نقص رہا ہے صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ وہاں لوگوں نے مسیح کو قبول نہیں کیا تھا پر کسی نہ کسی لالچ میں مبتلا تھے ۔

دویم اس قوم کے عیسائیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟ بعض رائے دیتے ہیں کہ ہر طرح سے سعی بلیغ کرنی چاہئے کہ بیچارے پاؤں کی میل انسانیت کے درجہ پر قائم ہو جائیں۔ بعض رائے دیتے ہیں کہ مطلق انکی امداد نہیں کرنی چاہئے کیونکہ دین روح کا معالج ہے جسم اپنی فکر آپ کرے۔ میری رائے ناقص میں عیسائی دین کے پرچار کا جو ڈھنگ فی زمانہ مروج ہے اسکو اختیار کرکے دوسرا فریق اپنی رائے کو عمل میں نہیں لاسکتا ہے۔ البتہ اگر افضیائی دھرم پرچارک لوگوں کا ڈھنگ گرہن کیا جاتا تو دوسری رائے معقول اور کارگر ہوتی اور مشنری صاحبان بہت سے جھگڑے بکھیڑوں سے بچے رہتے۔ گستاخی معاف!

باقی آئندہ

ہنود مذہب

نمبر ۵

طوفان کا بیان از کتب ہنود

دیانند جی کے پیروں کے روبرو جب خدائے قادر کا کوئی معجزہ کلام فوق العادت بیان کیا جاتا ہے تو اکثر بتقلید اپنے گرو کے فرمایا کرتے ہیں کہ یہہ قانون قدرت کے برخلاف ہے اور ایسا کبھی نہیں ہو سکتا اسمیں انہوں نے سوا اپنے گرو کے ویدوں وغیرہ کتب کی تو پیروی نہیں کی مگر چند نتیجہ یونکی اور وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنی کتب سے ہنوز بے خبر ہیں کیونکہ اپنی مذہبی زبان سنسکرت سے اکثر نا واقف ہیں اور ابھی جن کتابوں کا ترجمہ فضلائے یورپ نے بزبان انگریزی مروجہ حال کر دیا ہے انکی نسبت انکے گرو جی نے یہہ فرمایا کہ وہ صحیح نہیں ہے پھر اگر کوئی انمیں سے اپنی کتب کا مطالعہ زبان مروجہ میں کرتا ہے تو ان کو طفلانہ خیالات و قصص سے ہمو بار کر بھی فتوی صادر کرتا ہے کہ وہ ترجمہ غلط ہوگا اور خلاف بائرن حال کے لحاظ سے کیا گیا ہوگا یا مترجم نے نہیں سمجھا ہوگا۔ اگرچہ مترجم کی عمدہ لیاقت کا ایک عالم ہی

گو وہ کمیونٹی ہو اور بمرتبہ علم سنسکرت میں جہانتک دستگاہ رکھتا ہو کہ اُسنے سنسکرت کو پھر زندہ کرنے کے لئے ویاکرن بھی تصنیف فرمایا ہو اور اگرچہ پانڈی صاحب سنسکرت کی ابجد سے بھی ناواقف ہوں تو بھی فرمایا کرتے ہیں کہ ترجمہ وید کا زبان انگریزی میں درست نہیں لہذا ہم پانڈی صاحبان کی خدمت میں اُنکی کتب معتبرہ سے طوفان کا قصہ نقل کر کے پیش کرتے اور سب پانڈی صاحبان کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ جو صاحب چاہیں پانچویں پران کے قاعدہ سے جانیں اس قصہ طوفان کو جسے طفلانہ یا بازیچہ طفلگی کہہ دو اور فرمائے کہ فلاں قصہ رستے کے موافق مطابق ثابت کر دکھاویں یہہ بیجا حمایتیں وغیرہ سے باز آکر آئندہ صداقت کو صداقت ہی فرمایا کریں +

اوّل۔ یہہ پرانا کتھا بیان کرتا ہے۔ کہ شروع میں لوگ منو کے پاس ہاتھ دھونے کے واسطے پانی لائے جسطرح اب تک ہاتھ دھونے کے واسطے پانی لاتے ہیں۔ جب وہ ہاتھ دھو رہا تھا تو ایک مچھلی اسکے ہاتھوں میں آگئی جسنے منو سے کہا کہ میری حفاظت کر تو میں تجھے بچاؤنگی۔ منو نے اُس سے پوچھا کہ کس سے مجھے بچاؤگی۔ مچھلی نے کہا کہ ایک سیلاب آنیوالا ہے جو تمام جاندار کو بہا لیجاویگا۔ اُس سے میں تجھے بچاؤنگی۔ منو نے کہا کہ تیری حفاظت کسطرح ہو سکتی ہے مچھلی نے کہا تو پہلے مجھے گھڑے میں رکھ جب تک ہم چھوٹے ہیں پھر ایک نالہ کھود کر اسمیں رکھ جب اُس سے بھی بڑی ہو جاؤں تو سمندر میں لیجا کر ڈالدے کیونکہ اُسوقت ایسی بڑی ہو جاؤنگی کہ کچھ خطرہ نہ رہیگا تھوڑے عرصے میں مچھلی بڑی ہو گئی اور مچھلی نے منو سے کہا کہ فلاں برس میں سیلاب آئیگا پس تو ایک جہاز بنا کر میرے پاس آ اور جب سیلاب آوے تو تو جہاز پر چڑھ جائیو میں تجھے اُس سیلاب سے بچاؤنگی منو نے مچھلی کی حفاظت کر کے اُسکو سمندر میں لیجا ڈالدیا اور جو برس مچھلی نے مقرر کیا تھا اُسی میں منو نے جہاز بنا لیا اور مچھلی کے پاس چلا گیا اور جب سیلاب آیا تو منو جہاز پر چڑھ گیا اور مچھلی اُسکی طرف تیرتی آئی۔ اور منو نے جہاز کا رسہ مچھلی کے سینگ سے باندھ دیا اور اسطرح وہ اُترکے پہاڑ سے گذر گیا۔ تب مچھلی نے منو سے کہا میں نے تجھے بچایا ہے تو جہاز کو ایک درخت میں باندھ دے تاکہ پانی تجھے پہاڑ پر چھوڑ جاوے سو جتنا پانی گھٹتا جاوے تو اُسی قدر اترتا جائیو۔ منو نے ویسا ہی کیا اور یہہ پہاڑ کا نام منو کا اتار ہے۔ سیلاب میں سب جاندار بہہ گئے تھے اور منو یہاں اکیلا رہگیا۔ پس منو اولاد کا خواہشمند ہوکر پرستش کرنے لگا اور ریاضت میں سخت محنت کرتا رہا چنانچہ اُسنے ایک قسم کی قربانی جو گھی اور دہی کی تھی اُسطرح نے پانی میں ڈالدیا اور سال کے بعد ایک عورت پیدا ہوئی جسکا نام ایڈا تھا جب وہ چلتی تھی تو اُسکے قدموں سے گھی ٹپکتا تھا اُسوقت اُس عورت کے پاس متر اور ورنا دو دیوتے بھی آئے انہوں نے اُس عورت سے کہا کہ تو کون ہے۔ اُس عورت نے کہا منو کی بیٹی ہے۔ انہوں نے کہا تو ہماری بیٹی کہلا۔ اُسنے کہا جسنے مجھے جنا میں اُسی کی بیٹی ہوں پھر وہ منو کے پاس آئی۔ منو نے کہا تو کون ہے اُس عورت نے کہا میں تیری بیٹی ہوں منو نے کہا اے عزیز کسطرح تو میری بیٹی ہے اُس عورت نے کہا کہ جو گھی اور دہی تو نے طلب کی اللہ سے تو نے مجھے جنا ہے۔ تو پھر منو اور ایڈا سے سب پیدا ہوئے۔ باقی آئندہ

الراقم۔ ٹی۔ ایچ۔ از نیڈوا دخاں

خط بنام پنجابی عیسائی

ایڈیٹر صاحب نور افشاں

یہہ چند اشعار بجواب خط نظم "پنجابی عیسائی" درج نور افشاں فرماکر ممنون کریں +

بُری ہو کی آپنے بڑائی عزیز بھائی
نہ نفرت میں نے ایسی پائی عزیز بھائی
یہہ حسن ظن آپ کا ہو سارا گیا ہے خط میں جو آشکارا
وگرنہ سب تھی وہ خود ستائی عزیز بھائی عزیز بھائی
نہیں ضرورت کہ ہو اتفاقی ہو اگر مسیحا میں یکدلی ہو
تو ہم ہر اک دوسرے کے بھائی عزیز بھائی عزیز بھائی
مسیح کا میں ہوں غریب بندہ سکے آگے ہوں سر فگندہ
اُسی نے مجھکو ہے دی رہائی عزیز بھائی عزیز بھائی
گنہ کی ہمکو لگی مرض ہے مسیح کی الفت مگر غرض ہے
اُسی سے ہمنے نجات پائی عزیز بھائی عزیز بھائی
بڑے ہے دشمن لگائے پھندے مگر مسیحا کے ہم ہیں بندے
کرے ہماری وہ پیشوائی عزیز بھائی عزیز بھائی
نہ ہو لڑائی نہ ہو جدائی نہ ہو دوائی نہ ہو برائی
اگر ہو یہاں بقدر رائی عزیز بھائی عزیز بھائی

راقم۔ دبیر

تعلیم نسواں

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

ہندوستانی بھائی خواہشیں تو بہت رکھتے ہیں۔ اور بہت بڑی آرزوئیں اُنکے دلوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ یہہ اور وہ بننے کی خواہشیں کرتے ہیں۔ اخبارات بھی بہت زور دے رہے ہیں۔ کہ تم یہہ ہو اور تمہارے جو تمیز وہ بنیں۔ مگر افسوس کہ یہہ سب کچھ زبانی یا تحریری ہے۔ میں بھی دل سے چاہتا ہوں کہ آپ سب کچھ بن جاویں۔ لیکن موقعہ اور وقت کا بھی کچھ خیال کرنا چاہئے۔

آپ چاہتے ہیں کہ یورپین لیڈیوں کی طرح ہندوستانی عورات تعلیم یافتہ ہو کر آزادانہ زندگی بسر کریں۔ خواہش تو آپکی معقول ہے۔ ملک کی بہتری اور بہبودی کے لئے اصول تو ٹھیک ہے۔ مگر کیا آپ نے کبھی اسبات کا بھی نوٹس لیا کہ اس تعلیم اور بیجا آزادی کا نتیجہ کیا نکلیگا۔ اپنی جگہ پر تعلیم عمدہ اور خوب ہے مگر تعلیم نیک نہیں بتاتی۔ بلکہ جہانتک اسوقت تک دیکھا گیا تعلیم کا اثر برا ہی نظر آیا۔ سب سے اول فرض یہہ ہے۔ کہ عورات کو دین کی تعلیم دیجاوے۔ جب وہ دین کی محبت میں پابند ہو جاویں۔ اور جی سے اپنے دین کے فرائض کو پورا کرنے لگیں اُسوقت علم مفید ہوگا۔ ورنہ یاد رکھنا کہ نتیجہ بہت برا نکلیگا۔ اور نکل رہا ہے۔ علم کی تو یہہ تاثیر ہوئی کہ عورت بصورت خاوند کو طلاق دیدے۔ کیا دین کی بھی یہی تعلیم ہے۔ پڑھی ہوئی عورتیں گستاخ شوخ چشم خاوند سے مقابلہ کرنیکو تیار۔ اُنکے قدم گھر میں نہیں ٹکتے۔ وہ لیڈیاں بننا چاہتی ہیں۔ باغوں کی سیر اور بازاروں کی ہوا خوری اُنکو پسند ہے۔ یہہ شرمناک اور دیگر ایسی ہی بیہودہ رفتار جو اکثر آجکل دیکھنے میں آتی ہیں غیرتمند خاوند کیونکر قبول کریگا۔

گر کہئے تو ایک ایک کا میں نام بتادوں
یہہ پردۂ ناموس ہر صد چاک اوٹھا دوں

یہاں خاموشی بہتر ہے۔ صاحبانِ بصیرت خود سمجھ لینگے۔ اور اس امر میں احتیاط کرینگے۔

راقم

کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا
چپ رہوں تو رہا نہیں جاتا

خبریں

شملہ پر ایک کلب گھر کے ملازم نے اپنے دوسرے ساتھی ملازم کو گولی سے ہلاک کیا۔ اور بعدہٗ خودکشی کی۔ ریلوی د ہ بولان چاریل کے قریب بہہ گئی سرکار کا پچاس ہزار کا نقصان ہوا۔ حیدر آباد میں ایک لڑکی خدائی کا دعویٰ کرتی ہے۔ ضلع ایبٹ آباد میں کوئلہ کی کان برآمد ہوئی۔ خالص اسی کا تیل لنڈن میں دو سو ۲ روپیہ فی ٹن ہے۔ بنگلور میں ایک گوجراتی عورت کو ایک ہیڈ کونسٹبل کے لڑکے کو بھگا لیجانے کے جرم میں دو برس قید سخت کی سزا ہوئی۔ ولائت میں ایک ایسی گن ایجاد ہوئی ہے جسکے لگانے سے بد وضع ناک بھی خوش وضع ہوسکتی ہے۔ اسکے جاڑوں میں لارڈ اور لیڈی نیپیر آف مگڈالا ہندوستان میں رونق افروز فرمائینگے۔ ۱۲ اسی سپاہی چارہ جوئی میں قتل کئے گئے۔ شاہ ایران ملک امریکہ کی سیر کرینگے۔ یوروپ میں کوشش ہے کہ تمام ریلوی گاڑیاں خالص فولاد کی ہوں۔ امیر کابل کے پاس کل سپاہ قواعد دان ۵۰ ہزار ہے۔ نغمہ ہند نام جدید اخبار لاہور سے جاری ہوا ہے۔ تحصیل درگام ضلع اعظم گڈھ میں ایک شخص نے اپنے تمام خاندان کو تہ تیغ کیا۔ اور پولیس کو جمعدار کو بھی چاقو سے مضروب کیا۔ اب گرفتار ہے اور وہاں مقتول کا الزام پولیس پر لگاتا ہے۔ ایک بمبئی کے متمول پارسی نے اخبار قیصر ہند میں اشتہار دیا ہے کہ وہ ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے جو خوبصورت ہو۔ اچھے گھرانے کی ہو۔ خواندہ ہو۔ اگرچہ رقت نہ کھاتی ہو جرمن کے کارخانہ کاغذ نے دیڑھ کے کاغذوں کی مرمت کر دی ہے۔ میرٹھ کا کارخانہ صابون ترقی پر ہے۔ بمبئی اور مشرقی بیاس کے مابین چند چور ریل میں عورتوں کی گاڑی میں گھس گئے اور سب کا زیور اتار لیا جو قریب ۳ ہزار روپیہ کا مال تھا اور بھاگ گئے۔ ریاست کشمیر میں ہسپتالوں کی ضرورت بیان کی گئی ہے کو وہ نہیں سمجھا ہے کہ ہر دوا میں رات کیوقت پانچ آدمیوں کو شیر نے کھا لیا۔ صبح کو پانچوں ہی مر گئے۔ مسٹر قیصر سنجوہ اخبار ہمیر پیشا

کو جو ابھی قید فرنگ سے آزاد ہوا ہے لنکا کا چوطہ الکستان اور دہلی سنگھ کو پنجاب کی ٹھگا شکایت ہے کہ حاجی غلام حسن صاحب جو ہمیں کے فوت ہونے سے مدرسہ اسلامیہ کی اچھی حالت نہیں۔ کلو میں پہلے کا تماکو نہایت عمدہ پیدا ہوا۔ اخبار راوی ریاست کشمیر پر ابھی اور منصفانہ بیدھڑک نکتہ چینی کرتا ہے۔ ضلع شملہ میں ایک انگریز نے ساتھی شکاری سے شکار کیا گیا۔ سیالکوٹ میں ایک سوسائٹی کی اصلاح قائم کرنے کے لئے صاحب ضلع نے گورنمنٹ میں سفارش کی۔ لکھنؤ کے سیٹھ نے بچوں کی شادی کے برخلاف جلسہ کیا۔ ۱۳۰ مارچ اور اگست شملہ کے سٹیٹ گرجا میں آغا اور میوتوکو بپتسمہ ملا۔ مہاراجہ گلاب سنگھ کی وقت سے اسوقت تک ۱۵ لاکھ روپیہ سالانہ جمع ہوتا آیا ہے یہ خزانہ ریسی کے قلعہ میں مدفون ہے۔ مسٹر ہارو ایلس صاحب گورنر بمبئی کے نام خیراتی کاموں میں صرف کرنے کیلئے اپنی بہن تین لاکھ روپیہ وصیت کر گئے ہیں۔ بمبئی کی گاڑیاں ٹھنڈی رکھنے کے لئے وہاں بڑے جلسے ہوتے ہیں۔ کلکتہ ہوائی پور کلیسیا کے پاسٹر پادری نند لال داس صاحب انگلستان کو تشریف لیگئے ہیں۔ رنگون میں آئیس پردو صاحب پر جنہوں نے لندن میں مسیحی مذہب قبول کیا تھا۔ اس باعث مسلمانوں نے انپر سخت حملہ کیا۔ کہ تین دن تک ہسپتال رہے۔ مجسٹریٹ نے تین مجرموں پر پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کیا۔ ہیلیس ٹرا لینڈ میں بارہ سال میں ۱۶۵ آدمی مسیحی ہوئے۔ ۵ برس ہوئے کہ ملک چین کے صوبہ میں صرف ۱۰ پروٹسٹنٹ مسیحی تھے۔ اب ۲ ہزار ہیں۔ ماوڑی کے بادشاہ نے اپنی سلطنت میں شراب کی سخت ممانعت کر دی ہے اور خود بھی نہیں پیتے۔ سلطان روم کے قتل کی سازش کی گئی مگر بھید کھل گیا۔ پنڈتا راما بائی ولائت میں عورات ہند کی ترقی کے لئے لکچر دے رہی ہے۔ ایک ہندی راجا صاحب ولائت میں اپنے کل جواہرات دکھلانے لئے جنکی قیمت ۸۰ لاکھ ہے۔ ہر ایک بتلائی گئی۔ ڈی ایل مودی صاحب کی جوابت ہندوستان میں ہو رہی ہے۔ ایک صاحب نے ۵۰ ہزار روپیہ انکا راہ خرچ بھیجا ہے۔ ترکستان میں ایک سخت زلزلہ کے باعث ایک گاؤں تباہ ہو گیا۔ ۱۲۰ آدمی مر گئے۔ امریکہ کے پادری ڈاکٹر پیڈ صاحب جو افریقہ میں مشنری تھے مردم خوار وں نے انکو کھا لیا ہے۔ ایک سکاچ مسٹر رسل نے عیسائی

زنانہ تعلیم ہند کے لئے ۲ لاکھ روپیہ دیا ہے۔ اخبار عالم کی تحقیقات یہ ہے کہ شرقی بنگالہ ریلوی ۴۰ کروڑ روپیہ پر ایک انگریز نام ٹامس جانسٹن نے خرید لی۔ دیکھا انگریز نہیں بیچتے ہیں۔ طہران سے کہ تک ریل بنانے کی اجازت مل گئی ہے۔ مسٹر اولٹن صاحب جو بابو جگن ناتھ انگریزی وکیل مقرر ہوئے ہیں بمبئی میں کوشش ہو کہ لیڈروں کے دلال قانوناً مسدود کئے جاویں یہ بیطرح عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ تیمور شاہ پر بغاوت کا الزام تھا اور جو کابل میں قید ہو کر آیا تھا بیطرح سختی سے قتل کیا گیا۔ اول داڑھی نوچی گئی پھر سنگسار کیا گیا۔ پہلا پتھر پر دانہ خاں نے بحیثیت کوتوال کابل سختی سے سید کیا۔ دوہ روز پتھروں کے نیچے اسکی جان سکتی رہی۔ اسکے ایک سنتری نے پتھروں کے انبار سے ایک آواز سنی کہ اے بندہ خدا مجھے قتل کر کہ اس عذاب سے خلاصی پاؤں۔ سنتری نے امیر کو خبر دی جسکے حکم سے وہ قتل کیا گیا۔

جنگی گھوڑے کیسے ہوتے ہیں

پہلے علمی طور پر بیان کی گئی ہے کہ گھوڑوں میں خالص نسل کی بہت قدر ہے لوگوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ اپنے گھوڑوں سے بہت کم کام لیں کہ گھوڑے جلد تھکتے ہیں اور انہیں ایسی ہی نہیں بنتی سپاہی گھوڑے کا نقصان ہوا ہے جب کہ اصل میں فرق آتا ہے کہ وہ فربہ ہو جاتا ہے اصلی قوت گھٹ جاتی ہے نہیں بنتی گھوڑوں کی تعریف یہ ہے کہ انکے اعصاب مضبوط ہوں موٹا ہو گھوڑے کی کیفیت ہوتی ہے کہ جسقدر کام لیں اسیقدر خدمت کریں اور کھلائیں۔ بہترین سمجھ ہے کہ پلٹن جو بڑی بھاری آدمی ہے جو اپنے گھوڑوں پر تھکا کر ساٹھ سے اسقدر چل جاتے ہیں کہ ۸۰ میل کی منزل آسانی تمام طے کرتے ہیں ترکمانی گھوڑوں کی طاقت مشہور ہے دو سال ہوئے کہ ایک دستہ سوار روسی کے سوا نہایت خراب راستہ اور بہت برا راستہ ہو دن میں ۸۰ میل طے کرنا نقلے کر کے اسکو پہنچے وہاں سے پھر سینٹ پیٹرس برگ کو ۸۰ میل پہنچے گھوڑے جب آخر منزل پہنچے تو ویسے ہی ترو تازہ تھے جیسے روز ہوتے تھے جب یہ لوگ صدر روس میں پہنچے تو لوگوں کو بہت حیرت ہوئی اور سب لوگ شہنشاہ کے حضور میں پیش کئے گئے۔ یہ کیفیت روس میں خاص طور سے معمولی نہیں ہے مثلاً ابھی جو قواعد وار سا میں ہوئی تھی تو ۶ سو کا سکہ ۱۲ میل جو ۱۲ منزلے کر کے آئے تھے تاہم گھوڑے بہ کیف ترو تازہ تھے پھر کچھ پہنچے

سو کی تحصیل میں مٹی اونچی ہو گئی تھی۔ راستہ میں دریا آیا کشتی میں گھوڑے اتار دئیے گئے۔ ایک پہیرے میں ۱۳ گھوڑے پار ہوتے تھے تعلیم ۱۲ میل کے فاصلہ پر مقابلہ ہوا۔ اسکو پس پا کیا اور [illegible] دن رات ساتھ میں پانچ اس روز ۵۰ میل کا سفر طے کیا قارات کو مقام نہ کیا تھا۔ ایسے واہیات راستے اور بہتر گھنٹے میں ۲۱۲ میل مسافت طے کی۔ فوراً پہنچتے ہی جنرل کانیر نے ملاحظہ کیا مارچ پاسٹ کی قواعد لی بعدہٗ مصنوعی جنگ کرائی۔ اس مسافت بعید کے مقابلے میں گھنٹے میں کہ ہندوستانی رسالوں کی آزمائش قابل تعریف ہوگی بفضل علم

روئداد جلسہ عام مینوسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس

مسٹر چارلس پادری نیوٹن صاحب پریذیڈنٹ و میر مجلس و ماسٹر مولراج صاحب و چودہری علی بخش و سید غلام محمد صاحب و لالہ ساگر رام صاحب و منشی نظام الدین صاحب و منشی رحیم بخش صاحب و ڈاکٹر سیبو داس صاحب ممبران واقع ۲۲ اگست ۱۸۸۴ء نمبر ۱ اشتہار نمبر ۲۴ مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۸۴ء گورنمنٹ پنجاب مسودہ قاعدہ دربارہ دینے انعام ملازمان و عہدہ داران مینوسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے بدیں مضمون پیش ہوا کہ بموجب دفعہ ۵ ایکٹ ۱۸۸۴ء بصورت ایک سال انعام دیجانیکے منظوری صاحب کمشنر بہادر قسمت زیادہ کیواسطے ایک سال کی صرف منظوری لوکل گورنمنٹ حاصل کرنی چاہیئے کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ قاعدہ منظور کیا جاوے جواب دیا جاوے اور کمیٹی کسی اصلاح کی ضرورت نہیں سمجھتی نمبر ۲ رپورٹ کوتوال لودیانہ دربارہ عطاء ۲۰ روپیہ رفتار روشن ناجیل کے نبب آگ بجھانیکے موصول بذریعہ دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر معہ رائے وائس پریذیڈنٹ صاحب بابت بنوائی پنپ تعداد ما للعہ کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ یہ کل خرچ منظور کیا جاوے اور اسباب پنپ کا تیار ہونا بھی منظور کیا جاوے مگر صاحب پریذیڈنٹ کی نگرانی میں اسباب تیار ہو نمبر ۳ رپورٹ سپرنٹنڈنٹ اسکول صاحب امداد اسٹور نکل کو دیجاوے میں اس تفصیل سے تنخواہ ماسٹر عت تنخواہ ہیڈ ماسٹر سے ما نیچ یہ رقم ہیڈ ماسٹر کو بلا وساطت ہیڈ ماسٹر دیجاتی تھی آئندہ انکی معرفت ملنی واجب ہو کیونکہ لعض کلاس ہی اس ہائی سکول کے ہیں تجویز ہوئی کہ رپورٹ سپرنٹنڈنٹ منظور کیجاوے نمبر ۴ بل ادا استری تعداد ۶ بابت قیمت ایک صندوق جو کمیٹی کے ڈپٹی کمشنر کلارک محکمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو واسطے رکھنے کاغذات وغیرہ مینوسپل کے خرید ہوا کمیٹی میں پیش ہوا تجویز ہوئی کہ مسٹر ڈیوس کلارک سے کیفیت طلب ہو کہ بلا اجازت خرید کس منظوری کی تھی ۳ نہیں لگائی گئی نمبر ۵ اطلاع عنایت محکمہ اپیل ڈویزنل کورٹ جالندھر دربارہ اپیل ولاوریٹ وانجلاء بنام مینوسپل کمیٹی پیش ہوا منسوخی فیصلہ منشی خوشحال سنگھ صاحب منصف دعویٰ استقرار حق تقریر دیوار تجویز ہوئی وائس پریذیڈنٹ صاحب اسکا انتظام کریں نمبر ۶ کاغذات وصول چنگی بابت ماہ جولائی کے جو منضبط بیچ سے منظوری کے ہیں حسب منشاء گورنمنٹ نمبر ۱ مینوسپل کمیٹی لودیانہ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۸۸۴ء جواب روبکار ضلع سہارنپور کہ کل محصول وصول ہوا ہے چونکہ مینوسپل سہارنپور سے جواب کافی آگیا ہے لہٰذا تجویز ہوئی کہ عذر سائل نامنظور ہو کر زر محصول بلا لحاظ تاریخ درآمد مال بحکم کمیٹی وصول کیا جاوے نمبر ۷ کاغذات لگائے جانے لالٹین چوکیداران گورنمنٹ سکول مدرسہ رائے کمیٹی حسب منشاء نوٹیفیکیشن نمبر ۱۷ مورخہ ۶ جون ۱۸۸۴ء مسٹر مولراج صاحب فرماتے ہیں حسب منظوری کمیٹی لالٹین لگائی جاوے و منشی رحیم بخش صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں لگائی جاوے کیونکہ کمیٹی کا حکم ہے کہ صرف ایسے موقعہ پر لالٹین لگائی گئی ہیں جہاں پر چوکی ہو تجویز ہوئی کہ رائے منشی رحیم بخش صاحب منظور کیجاوے

نمبر ۸ کاغذات چوری جانے آلات نقشہ نویسی الیت ۱۵ اسکان تنخواہ العسیر معہ رائے سب کمیٹی منجملہ نوٹیفیکیشن نمبر ۵ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۴ء بدیں مضمون کہ شفاخانہ کی ذمہ داری نہیں چوری ہوئی تھی اسباب کے نہیں ہے تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجاوے مگر آئندہ کو اگر کوئی ملازم مینوسپل اسباب وغیرہ مینوسپل اپنے گھر لیجاوے تو نقصان کی ذمہداری انکے ذمہ ہوگی اور یہ کہ کمیٹی کا اسباب کمیٹی گھر نہ لیجاوے نمبر ۹ رپورٹ داروغہ چنگی کہ مکان انجمن فیاض عام میں کوئی کام انجمن نہیں ہوتا ہے مکان مذکورہ ویران حالت میں پڑا ہے بنگریری مکان کی بحالت کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی حسب ذیل بیجواندہس صاحب لالہ ساگر رام صاحب سید غلام محمد صاحب مقرر ہو کر بعد ملاحظہ مکان مذکورہ لائق شفاخانہ کے ہے یا نہیں اور بابت مرمت کے بھی رائے پیش کریں نمبر ۱۰ درخواست ناکہ داران چونگی کہ بعوض دیگر ملازمان مینوسپل بلا معاوضہ ترقی کرے معہ رائے سب کمیٹی کہ لالہ رام رتن صاحب فرماتے ہیں بلا معاوضہ نہیں دیجاوے منشی رحیم بخش صاحب فرماتے ہیں کہ ملتی و جب اشد ضرورت کی صورت میں کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی کو کاغذات واپس دیکر التماس کیا جاوے کہ اس بارہ میں قواعد تجویز کرکے پیش کریں نمبر ۱۱ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ مورخہ ۱۵ اگست ۱۸۸۴ء بدیں مضمون موصول ہوا کہ جب کوئی نوٹیفیکیشن صیغہ تعلیم مینوسپل کمیٹی میں پاس ہو تو اسکی اطلاع بذریعہ نقل بخدمت صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ و ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع کو ہوا کرے بموجب دفعہ ۳۵ ضابطہ تعلیم تجویز ہوئی کہ بموجب روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر تعمیل ہو نمبر ۱۲ رپورٹ ہیڈ سنگھ کول انداز توپ قلعہ کہ کاغذات روی کے واسطے حلال خوروں ہی بعہدہ چونگی صاحب کمان افسر کے پاس سنگھ کولانداز اچھا نہیں ہے اور کوئی مقرر کیا جاوے تجویز ہوئی کہ بخدمت صاحب کمان افسر بہادر قلعہ پھلور و لودیانہ لکھا جاوے کہ کوئی لائق آدمی بعہدہ تنخواہ بیجو کمیٹی سے منظور کر چکی ہے مقرر فرما کر کمیٹی کو مشکور فرماویں کاغذات دیکر صاحب پریذیڈنٹ انتظام فرماویں نمبر ۱۳ رپورٹ منشی رحیم بخش ممبر حلقہ نمبر ۱ و ۲ دربارہ کٹوانے چاہ مسترکہ محلہ پھیلا گنج سے درآمد گی پانی علم برآمدگی پانی محلہ چوپہ ہ کلاں بانا و حاضری چپراسی صفائی متعینہ حلقہ سیالی جب وقت بابتہ کمیٹی میں پیش ہوئی و نیز بدیں مضمون کہ کوئی آلہ کرتا ہے اسکی بھی تجویز ہوئی کہ بابت دیگر امورات متذکرہ رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات جو تجویز کرے بابت حاضری چپراسیان یہ تجویز ہے کہ چپراسیان متعینہ حلقہ ہر اسی ماہ صاحبان حلقہ کے پاس سے حب بابتہ حاضر ہیں بعوض تنخواہ حاضری کے خزانچی مرسانہ ہوگی نمبر ۱۴ داروغہ صفائی چپراسیان کو اطلاع دیجاوے نمبر ۱۵ اسٹیٹ مرمت بیرون پاخانہ بعد مرمت پاخانہ مذکورہ تعدادی ۶۰ تجویز ہوئی کہ اسٹیٹ منظور کیجاوے نمبر ۱۶ رپورٹ نظام الدین چپراسی واسطے ملنے کرایہ از لودیانہ تا پھلور دو روپیہ جو اسکو گول انداز کو لیکر گیا تھا تجویز ہوئی کہ ۲ روپیہ اسکو دیا جانا منظور کیا جاوے نمبر ۱۷ کاغذات جو رقومات خرچ ہو چکی برائے منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے جو ۱۱۳ روپیہ کاغذات خرید کتب واسطے مدرسہ زنانہ کے ۵ تیاری بھاؤ پانچ عدد و کسی پانچ عدد برائے نمبر داران گرو بابل عرف ۸ روپیہ کاغذات دیجانے انعام بابت سانپ ۲ عدد کاغذات تیاری چپراسیان پانچ دو و عدد ۸ روپیہ تجویز ہوئی کہ یہ خرچ منظور کیا جاوے نمبر ۱۷ اسٹیمیٹ مرمت و تعمیر ہائے حسب ذیل بالوط ۱۵ (۱) مرمت دو چاہ واقع تالاب کلاں ۵ (۲) مرمت نالی کلاں محلہ ملاں شکور ۵ (۳) تیاری نالی پل متصل اقبال گنج ۵ (۴) مرمت سڑک متصل مکان شہزادہ صفدر جنگ ۱۱ (۵) مرمت چاہ متصل کوتوالی ۶ (۶) مرمت گھاٹی خام چیلاں ۵ تجویز ہوئی کہ یہ چھ اسٹیمیٹ منظور کئے جاویں نمبر ۱۸ کاغذات وصول محصول گھماران نمبر ہائے ۱۸۸۴ء بابت ماہ جولائی کہ بیس روپیہ بابت ماہ اگست مقرر ہوئے تھے اب تک وصول نہیں ہوا اور صاحب پریذیڈنٹ نے زبانی ذکر کیا کہ گھماران نے بیان کیا کہ بسبب ارزانی کے دینہیں سکتے اب تجویز ہوتا ہے تجویز ہوئی کہ اب روپیہ وصول کیا جاوے نمبر ۱۹ کاغذات تجویز محصول چنگی بابت خرید مٹی بمشمول اسکے بعد اجراء اشتہار میعادی معلوم کہ اس بارہ میں کوئی عذر داری نہیں ہوئی تجویز ہوئی کہ جلسہ آئندہ تک ملتوی رہے نمبر ۲۰ رپورٹ ہائے داروغہ صفائی بر استقلال صفائی تقرری دو الکار بیجاو نگل تقرری ہوا ہے جو خاکروب بتقرری ہو یا بجائے اسکے تقرری شادی بیگ انچاچہرہ تقرری گھسیا بجائے اللہ دتا چوہڑہ تقرری عطر بجائے پیرو چوہڑہ برائے منظوری کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ تقررات حسب رپورٹ داروغہ صفائی منظور کئے جاویں نمبر ۲۱ درخواست جیون ہیڈ ماسٹر سکول لودیانہ واسطے ملنے مدد سکول انگریزی کو اسی مینوسپل سکرٹری لودیانہ تجویز ہوئی کہ بمشورہ سب کمیٹی تعلیم ہو کر اسکی ہو کہ مقدار ایک ماہ میں رپورٹ کریں نمبر ۲۲ چٹھی کپتان پینگ صاحب نمبر ۲۰ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۸۴ء بنام مینوسپل سکرٹری لودیانہ مرسلہ ڈائرکٹر تعلیمات وائسرائے کمیٹی علی گڑھ معہ بھجوا سب کمیٹی کے منشی رحیم بخش صاحب جو کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ چونکہ نقدی ۲ دفعات متعلق تقسیم کئے گئے لہٰذا سیدات مذکورہ اگر جواب چٹھی کا دیا جاوے نمبر ۲۳ چٹھی ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول لودیانہ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۸۴ء نمبر ۱۱ بابت خرید نقشہ جات برائے مدرسہ تخمینہ خرچ ۶۳ روپیہ تجویز ہوئی کہ خرید نقشہ جات منظور کیجاوے نمبر ۲۴ کاغذات حصول اجازت تعمیر

مکان قطب شاہ و کریم شاہ وغیرہ محلہ کرپانا الجواب میں **تجویز** ہوئی کہ بالفعل ترمیم ہو
سید غلام محمد صاحب سب کمیٹی مقرر ہوکر رپورٹ کریں **نمبر ۲۵** کاغذات صفائی
ثانی محلہ الوہل معہ رپورٹ دار وغہ صفائی کہ ہنوز تعمیل حکم کمیٹی نہیں ہوئی ہے چونکہ
اہلکد حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۸۸۴ء ایسے تعدات کا چالان کمیٹی سے ہونا چاہئے اور
رزولیوشن سابقہ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۸۸۶ء کا استغاثہ جسکے مطابق حسب ہدایت صاحب پریزیڈنٹ
کے اجلاس سے چالان ہوتا ہے منسوخ کیا جاوے و دوبارہ منظور محمد وحید کو خلاف
ورزی دفعہ ۱۲۴ میونسپل ایکٹ حال ۱۸۸۴ء و کمی ال ہادہ و جوہل و نہال لال
وہ ہول و دھنی لال و ہندہ مال کھتر ایاں بابت خلاف ورزی دفعہ **تجویز** ہوئی
کہ رپورٹ اہلکد شامل مجلد ہو اور آئندہ چالان کمیٹی سے ہوا کرے اور متعدات ال
سپرد فوجداری کئے جاویں **نمبر ۲۶** کاغذات تعمیر ثانی جدید چوک پہلی پتھر توتا کہ
شیخ پور بعرف المالک ہے جسکا تخمینہ پہلے غلطی سے تعدادی السلاسہ کا ہوا تھا
حد سب کمیٹی تعمیرات **تجویز** ہوئی کہ اسٹمٹ ترمیم شدہ منظور کیا جاوے اور کام جاری
کیا جاوے **نمبر ۲۷** رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات مولوی خلیل شاہ دربارہ حفاظت مکان خود
از نقصان سے جسکا اس نالی خام سے اندیشہ ہے جو پانی باہر کے نکالنے اور مکانات کو
تحصیل کہنہ کو گرنے سے بچانے کے لئے کھودی گئی **تجویز** ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی
بعض اطلاعات واستصواب حضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ ارسال ہو **نمبر ۲۸**
درخواست روشن خاں نمبردار معہ دیگر مردمان محلہ برادر لگائی جانے لالٹین بجلی
میں **تجویز** ہوئی کہ سب کمیٹی روشنی رپورٹ کرے **نمبر ۲۹** درخواست لگانے
بجلی دوبارہ تیاری ۳ عدد لالٹین ہائے جدید برائے مکانداران بعرف ۸۰ روپیہ قیمت
لالٹین ہائے کہنہ **تجویز** ہوئی کہ دیا جاوے ۸۰ روپیہ کا منظور کیا جاوے **نمبر ۳۰** کاغذات
ضمن محصول بجلی نسبت گھلو و گنشال دو دوکانداران مرادی مرحومہ کے سب کمیٹی
مقرر کردہ رزولیوشن نمبر ۱۹ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۶ء کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی
کہ کاغذات داخل دفتر ہوں آئندہ کیلئے سب کمیٹی قواعد مقرر کرکے پیش کرے اور
در وصول کرے جاویں **نمبر ۳۱** بہا پیش ہوا کہ ایک ممبر سب کمیٹی تعمیرات سے
جو منجملہ رزولیوشن نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸۸۶ء تبدیل کیا جاوے و بجائے منشی نظام الدین
صاحب جو سب سے پہلے کے ہیں منشی رحیم بخش صاحب کو مقرر کیا جاوے **تجویز** ہوئی
کہ تقرر منشی رحیم بخش صاحب بجائے منشی نظام الدین صاحب منظور کیا جاوے **نمبر ۳۲**
رپورٹ داروغہ صفائی کہ مکان مسمی گوپال کہ ریز الاحوال اندیشہ نقصان کسی جان انسانی
کا ہے مولوی گوپال مذکور کہ مکان میرا گر نیوالا نہیں تھا ناحق گرا دیا گیا **تجویز** ہوئی
کہ اجازت مسماری مکان دیجاوے اور ہدایت ہو کہ احتیاط رکھے **نمبر ۳۳**
روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۵ اگست ۱۸۸۶ء کو کشب رام و جیونرات
جنکا ذکر روبکار مذکور لائق پانے وظیفہ کے نہیں ہیں **اطلاع** ہوئی کاغذات
داخل دفتر ہوویں **نمبر ۳۴** کاغذات بحالی ٹلاب تحصیل گڑھی شنکر **تجویز** ہوئی
کاغذات آئندہ جلسہ تک ملتوی رہیں **نمبر ۳۵** عرضی رام لال جیڑا اسی نے معافی
معافی قصور و جرمانہ خود جو اسپر بموجب رزولیوشن نمبر ۲۰ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۸۶ء
حساب ۸ روپیہ ماہوار میعاد چھ ماہ تک ہوا تھا **تجویز** ہوئی کہ تاریخ امروزہ سے
قصور و جرمانہ معاف کیا جاوے **نمبر ۳۶** رپورٹ سب کمیٹی بابت تقرری زنانہ شفاخانہ
برائے شفاخانہ لودیانہ بموجب رزولیوشن نمبر ۱۳ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۶ء **تجویز**
ہوئی کہ ۵ روپیہ ماہوار یکم ستمبر ۱۸۸۶ء سے چار نرسوں کیواسطے جنمیں سے دو ہندو
اور دو مسلمان اور باشندہ اس شہر کے ہوں منظور کیا جاوے اور کمی بیشی شرح تنخواہ
کا اختیار صاحب سول سرجن کو بمشورہ صاحب پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی کے ہوگا
نمبر ۳۷ ڈاکٹر مجگوانداس صاحب نے تحریک کی اور دو ثلث تعداد ممبران کی کثرت
رائے سے یہ امر قرار پایا کہ رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ تاریخ امروزہ پر دوبارہ غور کیا
جاوے اور یہ کہ قید ہندو اور مسلمان اور مسلمان کی جو رزولیوشن مذکور میں لگائی
گئی ہے وہ توڑ دیجاوے **لہذا** تجویز ہوئی کہ یہ امر فی الحال ملتوی رہے **نمبر ۳۸**
درخواست الٰہی باغ میونسپل و سفارش سب کمیٹی باغ تخم سبزی ۲ روپیہ کے اللہ
روبکار کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ منگوایا جاوے تخم ہائے کا منظور کیا جاوے
اور ڈاکٹر مجگوانداس صاحب جو سب کمیٹی باغ کی بھی ممبر ہیں تخم ہائے منگوا دیں

لودیانہ

موسم - بارش کی کثرت سے موسم تبدیلی پر ہے چونکہ
چاروں طرف مہلک مرض خلق اللہ حیران ہو رہی ہے - اور ضلع میں
بھی کچھ ایسی ہی بد ہوا چل رہی ہے - ہم میونسپل کمیٹی کو اسطرف
توجہ دلاتے ہیں کہ جسطرح شہر کی صفائی میں کوشش وسعی کی
جارہی ہے - ویسی بعض خوردنی اشیا کی صفائی کیجائے - جنسے
بیماری کا احتمال ہے - مثلاً امرود - کھیرہ - کدو - وغیرہ کہ گلے سڑے
فروخت نہ ہونے پاویں - اور عوام کی خدمت میں ہماری درخواست
ہے کہ ان اشیا کو ذرا احتیاط سے استعمال میں لاویں جبتک کہ
بیماری کا زیادہ اندیشہ ہے - انشاء اللہ دو تین ہفتہ تک یہ خوف
بالکل دور ہو جائیگا - اور ہر طرف امن چین ہو جائیگا - گھبراہٹ
ضروری نہیں - مگر احتیاط لازم ہے - خدا اپنے بندوں پر رحم
فرماوے ؛

گھی میں آمیزش - ہمیں سخت افسوس ہے کہ یہ مرض
یہاں بھی پہنچی - ایسا برا اور بدبودار گھی بکتا ہے کہ دیکھنے سے طبیعت
پریشان ہوتی ہے - کیا اسکا کچھ علاج نہیں ہو سکتا ؛

محرم اور دسہرہ - افواہاً سنا ہے - کہ صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر ابھی سے اسکے انتظام کی فکر میں لگ رہے ہیں آپکی
خوش انتظامی سے ہمیں امید ہے کہ اچھا بندوبست ہوگا ؛

عید پر فساد - موضع اچھیواڑہ ضلع ہذا میں بروز عید الضحےٰ
بعض ہندو نے مسلمانوں کے کنوئے میں سور ڈالدیا - مگر خیر گذری
کہ کسیطرح کا فساد نہوا - اس خبر کے یہاں پہنچنے پر پولیس انسپکٹر
فوراً وہاں پہنچے - تحقیقات کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ دو شریر
لوگوں کا یہ کام ہے جو ابھی تک مفرور ہیں ؛

صحت تا حال خدا کے فضل سے صحت عمدہ ہے گذشتہ
ہفتہ پیدایش ۳۶ اموات ۲۷ ؛

التماس

ہم نور افشاں کے خریداروں کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ جب وہ ایک
جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوں - تو فوراً ہمیں اطلاع دیں - اور اگر
اخبار بند کرنا ہو تو بذریعہ کارڈ مطلع فرمادیں - اخبار واپس آنے پر انکا
اخبار برابر جاری رہیگا - اور قیمت انکے ذمہ - کیونکہ پتہ نہیں لگتا کہ
اخبار واپس کیوں آیا ؛

ایڈیٹر

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا